20805 ـ مشكوك ہوٹلوں كا گوشت كھانا

سوال

مجھے علم ہے كہ مجھ سے پہلے بھی يہ سوال كيا جا چكا ہے، ليكن اس كے متعلق ميں ابھی تك حيرانی ہے كہ: اگر يہ معلوم نہ ہو كہ ذبح كے وقت وقت بسم اللہ پڑھی گئی ہے يا نہيں تو كيا ہوٹلوں ميں وہ گوشت كھانا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو ان ہوٹلوں ميں جانور ذبح كرنے كے ذمہ دار مسلمان يا اہل كتاب (اور وہ يہودی اور عيسائی ہيں) ہوں يا پھر ہوٹل والے خود مسلمان يا اہل كتاب سے تعلق ركھتے ہوں اور ذبح بھی خود كرتے ہوں تو يہ گوشت كھانا جائز ہے چاہے ہم اس بات سے جاہل ہی ہوں كہ آيا انہوں نے ذبح كرتے وقت بسم اللہ پڑھی ہے يا نہيں، اس ليے كہ اصل ميں ان كا ذبح كردہ گوشت حلال ہے، اس كی دليل صحيح بخاری كی درج ذيل روايت ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بيان كرتی ہيں:

" كچھ لوگ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے پاس آئے اور عرض كرنے لگے: كچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہيں اور ہميں يہ علم نہيں كہ آيا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے يا نہيں ؟

تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: تم بسم اللہ پڑھ كا كھا لو "

ميں نے عرض كيا: وہ كفر چھوڑ كر نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، يعنی اب تك وہ اسلام ميں نئے ہيں اور انہيں علم نہيں كيا آيا وہ (ذبح كرتے وقت) بسم اللہ پڑھتے يا نہيں.

تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: تم بسم اللہ پڑھ كر كھا ليا كرو "

صحيح بخاری حديث نمبر (2057).

اور اگر مسلمان اور اہل كتاب كے علاوہ كوئی اور شخص مثلا ملحد يا ہندو ذبح كرتا ہو تو اسے كھانا جائز نہيں ہے.

اور يہ چيز آپ كو علم ميں ركھنی چاہيے كہ مسلمان اور اہل كتاب كا ذبح كردہ بھی اس وقت حلال ہے جب وہ شرعی طريقہ سے ذبح كرے يا ہميں علم نہ ہو كہ كس طرح ذبح كيا گيا ہے (ليكن جس كے متعلق ہميں علم ہو جائے كہ وہ

غیر شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا گیا ہے مثلا گلا گھونٹ کر، یا بےہوش کر کےتو یہ مردار ہے اور اس کا کھانا حرام ہے چاہے اسے ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا کافر، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، اور اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں المآئدۃ (3).

الشیخ ابن باز رحمہ اللہ

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 414).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہيں:

یہ ذبح کردہ جانور تین حالات سے خالی نہيں:

پہلی حالت:

ہمیں علم ہو کہ اسے صحیح طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے تو یہ ذبیحہ حلال ہے.

دوسری حالت:

ہمیں علم ہو کہ یہ غیر صحیح طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے، تو یہ ذبیحہ حرام ہے.

تیسری حالت:

ہمیں اس میں شك ہو، اور علم نہ ہو کہ آیا اسے صحیح طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے یا نہیں.

تو اس حالت میں حکم یہ ہے کہ: یہ ذبیحہ حلال ہے اور ہم پر یہ ضروری نہیں کہ ہم اس کے متعلق سوال کرتے پھریں یا اس کی جستجو کریں کہ کیسے ذبح کیا گیا ہے، اور آیا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں، بلکہ سنت نبویہ کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ افضل یہی ہےکہ اس کے متعلق سوال نہ کیا جائے، اور اس کی جستجو نہ کی جائے، اسی لیے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا:

ہم نہیں جانتے کہ آیا انہوں نے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم ان سے سوال کرو، آیا انہوں نے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں،

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم خود بسم اللہ پڑھو اور کھا لو "

اور یہ بسم اللہ جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے یہ ذبح کے لیے نہیں، کیونکہ ذبح تو ہو چکا ہے اور اس سے فراغت بھی پہلے سے ہو چکی ہے، لیکن یہ بسم اللہ کھانے سے پہلے پڑھی جانےوالی ہے، کیونکہ کھانے والے کے لیے کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا مشروع ہے.

بلکہ راجح قول یہ ہے کہ: کھانے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنی واجب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے، اور اس لیے بھی کہ اگر انسان بسم اللہ نہ پڑھے تو شیطان اس کے کھانے اور پینے میں شامل ہو جاتا ہے.

اور جب انسان ورع اور تقوی کرتے ہوئے اس طرح کے گوشت کو کھانا ترک کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر کھا بھی لے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں " اھـ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 415).

واللہ اعلم .